واعظ الجمعہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شانِ سیدنا علی مرتضیٰ

اور

عقیدۂ اہل سنت

پیشکش

ادارۂ اہل سنت کراچی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطباعة و النشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: شانِ سیّدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عقیدۂ اہلِ سنّت

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی عبد الرزاق ہنگورو

عددِ صفحات: ۲۳

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۲ھ/۲۰۲۱ء

شانِ سیّدنا علی مرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور عقیدۂ اہلِ سنّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافِعِ یومِ نُشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا وُجودِ مسعود ہمارے لیے رحمتوں، برکتوں اور آسانیوں کا سبب ہے، وہ ان چمکتے ستاروں کی مانند ہیں جو کفر، شرک اور اِلحاد کی تاریکیوں میں، بھٹکتے مسافروں کو صراطِ مستقیم پر لانے کا ذریعہ ہیں، اسلام کے جس تَن آوَر، مضبوط اور وسیع وعریض درخت کے سائے میں، ہم آج پناہ لیے ہوئے ہیں، ان مقدّس ہستیوں نے اس کی آبیاری اپنے خونِ جگر سے کی ہے، صرف یہی نہیں بلکہ اس دینِ متین کو زمانے کی تند وتیز ہواؤں طوفانوں سے بچانے کے لیے، اپنا گھربار، جان ومال، عزّت وآبرُو، دنیاوی مَناصب، حتّی کہ عزیز واَقارِب کو بھی، راہِ خدا میں قربان کرنے سے گریز نہیں کیا۔

سیّدُنا ابو بکر وعمر ہوں، یا سیّدُنا عثمان وعلی، نیز دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بھی اپنا مال ودولت راہِ خدا میں خرچ کردیا، غربت واِفلاس کی زندگی بسر کی، کفّار ومشرکین کے ظلم وستم کا سامنا کیا، ان میں سے بعض صحابہ کو تپتی ریت اور دُہکتے گرم انگاروں پر لِٹایا گیا،

انہوں نے میدانِ جنگ میں تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخم برداشت کیے، لیکن قربان جائیے کہ ان حضرات کے پایۂ استقلال میں، رَتی برابر بھی لرزش نہ آئی، اور سب کچھ لُٹانے کے باوُجود، ان حضرات نے اسلام کا دامنِ کرم ہاتھ سے نہیں جانے دیا، یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العالمین کی طرف سے انہیں دنیا ہی میں ﴿رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ﴾[1] "اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی" کی سندِ لازوال عطا فرما کر، فلاح وکامرانی کی نوید دے دی گئی، دُخولِ جنّت کا مژدۂ جانفزا ان حضرات کو سنا دیا گیا۔

ان حضراتِ مقدّسہ کی خوش بختی کی معراج یہ، کہ وہ شب وروز مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے شربتِ دیدار سے فیضیاب ہوتے رہے، حضور کی صحبتِ بابرکت میں اٹھتے بیٹھتے رہے، یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے قرآن کریم نازل ہوتے دیکھا، اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو اپنے کانوں سے براہِ راست سنا، اور پھر ان کے توسُّط سے ہم تک پہنچا، انہی نُفوسِ مقدّسہ میں سے ایک عظیم نام، خلیفۂ چہارُم امیر المؤمنین سیّدُنا علی مرتضی شیرِ خدا رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی ہے۔

ولادت باسعادت اور اسمِ گرامی

عزیزانِ محترم! امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادتِ باسعادت، اعلانِ نبوّت سے دس سال قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمہ بنت اَسد رضی اللہ تعالی عنہا نے، اپنے والد کے نام پر آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا نام "حَیدر" رکھا، اپنے اس نام کے بارے میں سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے ایک رَجز میں خود فرماتے ہیں: «أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ»[2] "میں وہ ہوں کہ میری ماں

---

(١) پ ١١، التوبة: ١٠٠.

(٢) "صحيح مسلم" باب غزوة ذي قرد وغيرها، ر: ٤٦٧٨، صـ٨١٠.

نے میرا نام حیدر رکھا"۔ جبکہ آپ کے والد ابو طالب نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "علی" رکھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گود میں پرورش پائی، آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے داماد، چچازاد بھائی اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفۂ راشد ہیں۔

مزید یہ کہ دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی طرح آپ نے بھی، مکۂ مکرّمہ سے مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت کی، اور بدر، اُحُد، خندق، بیعتِ رضوان اور تمام غزوات میں (ماسوائے غزوۂ تبوک کے) رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ رہے[1] ؏

اس نے لقب خاک شہنشاہ سے پایا　　　جو حیدرِ کرّار کہ مَولیٰ ہے ہمارا[2]

بچوں میں سب سے پہلے قبولِ اسلام

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بچوں میں سب سے پہلے قبولِ اسلام کی سعادت حاصل ہوئی، جیسا کہ حضرت سیّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ»[3] "سب سے پہلے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لائے"۔

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان وعظمت

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ شرف بھی حاصل ہے، کہ آپ وہ خوش نصیب ہستی ہیں، جنہیں عرش پر قدم رکھنے والے، آقائے کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: «اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ!» "میرے کندھوں پر چڑھ جاؤ (اور کعبۃ اللہ کی اندرونی

---

(١) "أُسد الغابة" على بن أبي طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٣٧٨٣، ٣/ ٥٨٨.

(٢) "حدائق بخشش" حصہ اوّل، صـ٣٠۔

(٣) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٧٣٥، صـ٨٤٩. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ صحيح".

چھت سے بُتوں کو گرادو!)"۔ جب وہ بلند اختر چڑھا، تو خود کو ایسے مقامِ رفیع پر پایا، کہ فرماتے ہیں: "مجھے خیال آتا تھا کہ اگر چاہوں تو آسمان کا کنارہ چُھولوں[1]"۔

آپ کے مقام ومرتبہ پر دلالت کرتی ایک اَور روایت میں ہے، کہ تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ!»[2] "اے اللہ جس کا میں مددگار ہوں، علی بھی اُس کا مددگار ہے!"۔

حضرت سیّدُنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ نبئ اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ مہاجرین وانصار کے مابین بھائی چارہ قائم فرمایا، تب سیّدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حال میں حاضر خدمت ہوئے، کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ میں بھائی چارہ کرایا، اور مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا! اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ!»[3] "تم تو دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو!"۔

حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت کا اندازہ اس بات سے بھی خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی ذُرِیت (اولاد)

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ر: ٦٤٤، ٢/ ٧٣. و"مستدرَك الحاكم" كتاب الهجرة ...إلخ، ر: ٤٢٦٥، ٣/ ٦. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد، ولم يخرجاه".

(٢) "مسند الإمام أحمد" تتمة مسند الأنصار، حديث بريدة الأسلمي، ر: ٢٢٩٤٥، ٣٨/ ٣٢. و"سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٣٧١٣، صـ٨٤٥. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ر: ٣٧٢٠، صـ٨٤٧. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب".

سیّدُنا علی مرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پُشت میں رکھی، جیسا کہ نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ»[1] "یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر نبی کی ذُرِّیت اُس کی صُلب (پیٹھ) میں رکھی، اور میری ذُرِّیت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بن ابی طالب کی پشت میں رکھی ہے"۔

حضرات گرامی قدر! حضرت سیّدُنا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان خوش نصیب اور پاک ہَستیوں میں سے ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کی حیثیت سے خطاب فرمایا، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس خطاب کا پسِ منظر بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں، کہ حضور نبئ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صبح اس حال میں اپنے کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے، کہ آپ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی، جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے، حضرت سیّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آئے، تو نبئ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت سیّدُنا حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے اور اُس چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیّدہ فاطمہ زَہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تشریف لائیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر حضرت سیّدُنا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ الکریم- تشریف لائے، تو سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر کے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا[2]﴾[1] "اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے، اور تمہیں پاک کر کے خُوب ستھرا کر دے!"۔

---

(١) "المعجم الكبير" بقية أخبار الحسن بن علي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، ر: ٢٦٣٠، ٣/ ٤٤.

(٢) پ ٢٢، الأحزاب: ٣٣.

صدر الافاضل سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس آیت مبارکہ سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور اہلِ بیت میں نبیِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اَزواجِ مُطہَّرات، حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہراء، حضرت علی مرتضی، اور حسنینِ کریمین سب داخل ہیں، آیات واحادیث جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے، اور یہی (امامِ اہلِ سنّت) حضرت امام ابو منصور ماتُریدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہے۔ ان آیات میں اہلِ بیتِ رسولِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے؛ تاکہ وہ گناہوں سے بچیں، اور تقوی وپرہیز گاری کے پابند رہیں، گناہوں کو ناپاکی سے، اور پرہیز گاری کو پاکی سے اِستِعارہ فرمایا گیا ہے؛ کیونکہ گناہوں کا مرتکِب ان سے ایسا ہی ملوّث ہوتا ہے جیسا جسم نَجاستوں سے، اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے، کہ اَربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے، اور تقوی وپرہیز گاری کی ترغیب دی جائے"[۲]۔

سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت... ایک ایمانی تقاضا

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور دیگر تمام اہلِ بیت کرام سے محبت، ہم اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد وایمان کا حصہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾[۳] "اے حبیب آپ فرما دیجیے، کہ میں اس (خدمتِ دین اور احسان) پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا، سوائے قَرابت کی محبت کے!" یعنی میرے قریبی لوگوں سے محبت کرو!۔

---

(۱) "صحيح مسلم" باب فضائل أهل بيت النّبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ر: ٦٢٦١، صـ١٠٦٧.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" صـ۷۸۰۔

(۳) پ ۲۵، الشُّورى: ۲۳.

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَنَا دَارُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا»[1] "میں علم کا گھر ہوں، اور علی اُس کا دروازہ ہیں" یعنی حضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ، حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہیں[2]۔ لہذا ان سے کامل محبت کے بغیر، کوئی مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ورثہ علم سے حصہ نہیں پاسکتا۔

ایمان کی کسوٹی

حضرات محترم! سیّدُنا علی مرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے محبت ایمان کی ایک کسوٹی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حقیقی محبت ایمان والوں کی نشانی، اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بُغض وعداوَت نفاق کی علامت ہے، ایمان کی اس کسوٹی کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اُگائے!) اور جس نے ہر جاندار کو پیدا کیا! حضور نبئ اُمّی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مجھ سے عہد ہے: «أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»[3] "کہ مجھ (علی) سے صرف ایمان والا ہی محبت کرے گا، اور مُنافق ہی مجھ سے عداوَت رکھے گا"۔

میرے محترم بھائیو! سیّدُنا علی مرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے محبت کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ ان کی شان بیان کرنے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا جائے، یا خلفائے ثلاثہ حضرات ابوبکر وعمر وعثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر اُن کو کُلّی طَور پر فَوقیت دی جائے، یا مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کسی پیارے صحابی کی شان میں توہین وتنقیص سے کام لیا جائے!۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المَناقِب، ر: ٣٧٢٣، صـ٨٤٧.

(٢) "المرقاة" كتاب المناقب والفضائل، تحت ر: ٦٠٩٦، ١٠/ ٤٦٩.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٢٤٠، صـ٥٠.

مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برائی کرنے سے ممانعت

حضراتِ ذی وقار! موجودہ دَور میں کفر واِلحاد اور بددینی وگمراہی کے جس سونامی کا رُخ، مخصوص سازش کے تحت اسلامی ممالک کی طرف کیا جارہا ہے، اس کی لپیٹ سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسی مقدّس ہستیوں کی عزّت وناموس بھی محفوظ نہیں رہی، یورپی ممالک میں سرکاری سطح پر گستاخانہ خاکوں کی نمائش کی جارہی ہے، دَجّالی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے سرگرم، بعض پاکستانی ٹی وی چینلز (TV Channels) کے لائیو شوز (Live Shows) میں، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخیوں کو نشر کیا جارہا ہے، اُمتِ مسلمہ کو باہم دست وگریبان کرنے کے لیے ففتھ جنریشن وار (Fifth Generation War) کا آغاز کیا جاچکا ہے، مسلمانوں کے عقائد ونظریات کو کمزور کرنے کے لیے دشمن کے تھنک ٹینک (Think Tank) شب وروز سازشوں میں مصروف ہیں، یہود ونصاری کی طرف سے باقاعدہ فنڈنگ (Funding) کے ذریعے مسلمانوں میں خارجی وہابیوں، تفضیلی شیعوں اور ختمِ نبوّت کے منکِر قادیانیوں کو پروموٹ (Promote) کیا جارہا ہے!۔

یہی وجہ ہے کہ آج کوئی تفضیلی شیعہ اہلِ بیت سے محبت کے نام پر مبالغہ آرائی سے کام لے رہا ہے، تو کوئی خارجی وہابی سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ہرزہ سرائی کرکے اپنے بُغض وعداوت کا اظہار کررہا ہے، ایسا کرنے والوں کے بارے میں خود حضرت سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا: «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى، أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْـمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهِ» "تم میں

حضرت عیسیٰ کی ایک مثال پائی جاتی ہے، جن سے یہود نے بُغض رکھا حتی کہ ان کی ماں پر تہمت تک لگا ڈالی، جبکہ نصاری نے اُن سے محبت کی یہاں تک کہ انہیں اُس درجہ میں پہنچا دیا جو اُن کا تھا ہی نہیں "یعنی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہہ ڈالا!۔

پھر سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاکت میں پڑیں گے: (۱) محبت میں حد سے آگے نکلنے والے، مجھے اُن اَوصاف سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں (جیسے رافضی شیعہ)، (۲) اور بُغض وعداوت رکھنے والے، جن کا بُغض انہیں اس بات پر اُبھارے گا کہ مجھ پر تہمت لگائیں "[۱] (جیسے خوارج وہابیہ)۔

ایک اَور حدیث پاک میں سیّدُنا مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی برائی سے ممانعت کرتے ہوئے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَبَّ عَلِيّاً، فَقَدْ سَبَّنِي»[۲] "جس نے علی کو بُرا کہا، اس نے مجھے بُرا کہا"۔

اسی طرح حضرت سیّدُنا عُروَہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ کسی نے امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے، حضرت سیّدنا علی مرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بُرائی کی، اس پر حضرت سیّدُنا عمر نے حضور رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبر انور کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: «أَتعرِفُ صَاحِبَ هَذَا الْقَبرِ؟! هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الله بْنِ عَبْدِ الـْمُطَّلِبِ، لَا تَذْكُرْ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيرٍ؛ فَإِنَّكَ إِنْ تَنْقُصْهُ، آذَيْتَ صَاحِبَ هَذَا الْقَبرِ ﷺ»[۳] "کیا تم اس قبر کے مکین کو جانتے ہو؟ یہ (ہمارے پیارے

---

(١) "مسند الإمام أحمد" ر: ١٣٧٦، ١/ ٣٣٦، ٣٣٧.

(٢) المرجع نفسه، ر: ٢٦٨١٠، ١٠/ ٢٢٨.

(٣) "المرقاة" تحت ر: ٦١٠١، ١٠/ ٤٧٤.

نبی) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں! جب بھی علی کا ذکر کرو تو خیر کے ساتھ کرو؛ کیونکہ اگر تم حضرت علی کی اِہانت کروگے، تو اس سے حضور اکرم ﷺ کو اَذیت ہوتی ہے!"۔

نیابتِ رسول ﷺ

حضراتِ گرامی قدر! حضور نبئ کریم ﷺ حضرت مولا مشکل کشا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کس قدر محبت فرمایا کرتے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ متعدّد مواقع پر مصطفی جانِ عالَم ﷺ نے سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنایا۔ ایک بار جب رسولِ کریم ﷺ سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر، مدینۂ منوّرہ میں اپنا نائب بناکر رخصت ہونے لگے، تو سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مجھے آپ کے ساتھ جانا زیادہ پسند ہے، ارشاد ہوا: «أَوَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»(۱) "کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہو، جو موسیٰ کے ساتھ ہارون علیہما السلام کی تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تیس راتوں کے وعدے پر حق سبحانہ وتعالیٰ سے کلام کرنے کے لیے گئے، تب حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرما گئے تھے کہ ﴿اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ﴾(۲) "میری قوم میں میرے بعد نیابت کرنا!" یونہی ہم بھی جہاد کو تشریف لے جاتے ہیں، اور تمہیں پسماندوں پر اپنا خلیفہ اور نائب چھوڑتے ہیں، تو تمہاری ہماری نسبت اِس وقت بالکل ایسی ہوئی، جیسی اُس وقت موسیٰ وہارون کی، فرق

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي إسحاق ...إلخ، ر: ۱۵۳۲، ۱/ ۳۷۵.

(۲) پ۹، الأعراف: ۱٤۲.

اس قدر ہے کہ ہارون صرف نائب ہی نہیں تھے، بلکہ امامِ مستقل بھی تھے کہ خود بھی نبوّت رکھتے تھے، تم صرف نائب ہو، امامت بالاستقلال نہیں رکھتے؛ کہ ہمارے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں، جو بذاتِ خود والی ہو۔ یہ ہیں معنئ حدیث، اور اس کے سوا جو معنی اَوہام تراشیں، وہ ان پر مردود ہیں[1]۔

حدیث پاک سے روافض کا ایک غلط استدلال

عزیزانِ گرامی قدر! مذکورہ بالا روایت: «أَوَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى»[2] "سے رافضی شیعہ لوگ، سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے پر دلیل پکڑتے ہیں، حضرت امام نووی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے، اس حدیث پاک کی شرح میں تحریر کرتے ہیں کہ "اس حدیث سے روافض، اِمامیہ اور شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ، یہ دلیل پکڑتے ہیں کہ خلافت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہے، اور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس کی وصیت فرمائی تھی۔

قاضی عیاض مزید فرماتے ہیں، کہ ان (شیعوں) کے مابین اس بات پر بھی اختلاف ہے، کہ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (معاذاللہ) کافر ہیں؛ کیونکہ ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو خلیفہ مان لیا، اور بعض روافض نے تو (تمام تر حدود پار کرتے ہوئے) اسی سبب سے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تکفیر کی؛ کہ انہوں نے اپنی خلافت کے لیے، دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جنگ کیوں نہیں کی؟!"[3] ع

---

(۱) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الرد والمناظرة، رسالہ "مَطلع القمرَين" ۲۱/۱۰۳۔
(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي إسحاق ...إلخ، ر: ۱۵۳۲، ۱/ ۳۷۵.
(۳) "شرح صحيح مسلم" كتاب فضائل الصّحابة، ر: ٦٢١٧، ١٥/ ١٧٤.

اور یہ عقیدہ تو سارے روافض شیعہ کا ہے، کہ حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تقیّہ (بہانہ بازی اور بزدلی) کرکے دَب گئے، اور دیگر خلفاء کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی (نعوذ باللہ!) حالانکہ شیر نہ تقیّہ کرتا ہے، نہ ہی مظلوم ہوتا ہے!۔ جبکہ روافض کا یہ استدلال بالکل غلط اور باطل ہے؛ کیونکہ اس حدیث شریف میں وقتی اور عارِضی خلافت کا ذکر ہے، جو حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے سفر پر روانگی کے وقت، اپنی حیاتِ طیّبہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا فرمائی تھی، جو سفر سے واپسی پر ختم ہوگئی، لہذا اسے دلیل نہیں بنایا جاسکتا!۔

خلافت بلا فصل اور سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! رافضی شیعہ لوگ، سیّدُنا مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے خلافت بلا فصل ثابت کرنے کے لیے، زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں، اور تمام علمی قواعد، ضوابط اور اُصول کو پیروں تلے روندتے ہوئے، موضوع مَن گھڑت اور ضعیف روایات، بطور دلیل وحجت پیش کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے، حالانکہ خود مولا علی مرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس اَمر سے متعلق صراحۃً نفی فرما چکے ہیں۔

حضرت عَمرو بن سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بسند حَسن روایت ہے، کہ جب امیر المؤمنین سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنگِ جمل میں فتح یاب ہوئے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا فِي هَذِهِ الْإِمَارَةِ شَيْئًا، حَتَّى رَأَيْنَا مِنَ الرَّأْيِ أَنْ نَسْتَخْلِفَ أَبَا بَكْرٍ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، حَتَّى مَضَى

(۱) "حدائق بخشش" حصہ اوّل، ص۳۸۔

لِسَبِيلِهِ»[1]"اے لوگو! نبیٔ اکرم ﷺ نے اس اِمارت (خلافت) کے مُعاملے میں ہمیں کوئی وصیت نہیں فرمائی، ہم لوگوں نے اپنی رائے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا، اور انہوں نے دین کی اِقامت واستقامت فرمائی، حتی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے"۔

اس حدیث پاک میں ان رافضیوں کا رَد ہے، جو کہتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ نے اپنے وصال شریف سے قبل، سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خلافت کی وصیت فرمائی تھی۔ مذکورہ بالا روایت میں امیر المؤمنین سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفسِ نفیس خود اپنے لیے خلافتِ بلافصل کی، نہ صرف نفی فرما رہے ہیں، بلکہ سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطور خلیفہ انتخاب میں، اپنی رِضا وخوشی کا اظہار بھی فرما رہے ہیں!۔

علاوہ ازیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات ممکن ہی نہیں تھی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے وصیتِ خلافت ہوتے ہوئے وہ خود خلیفہ بن جاتے! بلکہ وہ تو یقیناً یہی پسند کرتے، کہ اگر اَمرِ خلافت میں رسول اللہ ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی وصیت ہوتی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطیع وفرمانبردار ہو جائیں!۔

خلفائے راشدین میں باہمی اَفضلیت کی ترتیب

حضراتِ ذی وقار! رافضی تفضیلی شیعہ لوگ، حضرت سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلفائے ثلاثہ (یعنی حضرات ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے افضل جانتے مانتے ہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے بارے میں خود مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(١) "الاعتقاد" للبَيهقي، باب اجتماع المسلمين على بيعة أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه صـ٣٥٧.

و"تاريخ الإسلام" للذّهبي، باب أنّ النبيَّ ﷺ لم يستخلف ولم يوصِ إلى أحدٍ بعينه ...إلخ، ١/ ٥٨٤، ٥٨٥. [قال الذهبي:] "إسنادُه حسنٌ".

نے اِرشاد فرمایا: «لَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي!»[1] "جو مجھے ابو بکر وعمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دے گا، اسے مُفتری (جھوٹے) کی حد اَسّی کوڑے لگاؤں گا!"۔

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «لَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ جَلْدًا وَجِيعاً!»[2] "جو مجھے ابوبکر وعمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دے گا، اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا!"۔

میرے محترم بھائیو! ہمارے اَسلاف بھی تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور جمیع اُمّتِ مسلمہ پر، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَفضلیت کے قائل ہیں، جیساکہ حضرت سالم بن ابی الجعد تابعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، کہ میں نے امام محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے عرض کی کہ "کیا حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے پہلے اسلام لائے؟ فرمایا: نہیں، میں نے کہا کہ پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور سبقت لے گئے؟ یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے! فرمایا: یہ اس لیے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل ہیں"[3]۔

خلفائے راشدین میں باہمی اَفضلیت کے بارے میں، اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے، شیخ نجم الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ "ہمارے نبئ کریم

---

(١) "فضائل الصحابة" للإمام أحمد، سُئل عن قول علي بن أبي طالب وغيره رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٤٩، ١/ ٨٣.

(٢) "كنز العمّال" كتاب الفضائل، فضل الشيخَين رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، حرف الفاء، ر: ٣٦١٠٣، ١٣/ ٩.

(٣) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب المَغازي، إسلام علي بن أبي طالب، ر: ٣٦٥٩٥، ٧/ ٣٣٨.

ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمانِ غنی اور پھر سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل ہیں"[۱]۔

امام ابن حجر عَسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت و جماعت کا اس بات پر اِجماع واتفاق ہے، کہ خُلفائے رَاشدین میں افضلیت اُسی ترتیب سے ہے، جس ترتیب سے خلافت ہے"[۲] یعنی سیّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہیں، اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمان غنی اور پھر سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل ہیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین وتنقیص سے ممانعت

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدُنا مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت سرور کائنات ﷺ کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، صدق ووفا کے پیکر اور سرچشمۂ ہدایت ہیں، ان کا مقدّس وُجود، ظلمت کے اندھیروں میں ایک مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے، حضور اکرم ﷺ صحبتِ رسول کی برکت سے، اللہ رب العزّت کی بارگاہ میں، ان حضرات کو ایک خاص مقام حاصل ہے، یہ وہ خوش بخت نُفوس مقدّسہ ہیں، جنہیں دنیا ہی میں ان کے رب تعالی کی رضا، خوشنودی اور کامیابی کا پروانہ عطا ہوچکا۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾[۳] "اور سب میں اگلے پہلے

---

(۱) "العقائد النَسَفيّة" صـ١٧٢.

(۲) "فتح الباري" كتاب فضائل أصحاب النبي، ر: ٣٦٧٣، ٧/ ٣٤.

(۳) پ ۱۱، التوبة: ١٠٠.

مہاجر اور انصار، اور جو بھلائی کے ساتھ پَیرو کار ہوئے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں، اور اُن کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغات، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے"۔ لہٰذا جو بد نصیب ان حضرات کی توہین کرے، وہ بدبخت اور مذکورہ بالا حکمِ الٰہی کا مخالف ہے!۔

احادیث نبویہ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے مُعاملے میں، اللہ عَزَّوَجَلّ سے ڈرنے، اور انہیں ہدَفِ تنقید بنانے کی خاص طَور پر، ممانعت فرمائی گئی ہے۔ امام ترمذی نے حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مغفّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کی، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الله الله فِي أَصْحَابِي! لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضاً بَعْدِي! فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ!»[1] "اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے مُعاملہ میں اللہ سے ڈرو! انہیں میرے بعد ہدَفِ تنقید نہ بنانا؛ کیونکہ جس نے اِن سے محبت کی، تو میری محبت کی بنا پر کی، اور جس نے اِن سے عداوت رکھی، تو مجھ سے عداوَت کی بنا پر اِن سے عداوت رکھی! جس نے ان کو اِیذاء دی اس نے مجھے اِیذاء دی، اور جس نے مجھے اِیذاء دی اُس نے اللہ تعالی کو اِیذاء دی، اور جس نے اللہ تعالی کو اِیذاء دی، عنقریب اللہ تعالی اس کی سخت پکڑ فرمائے گا!"۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر سبّ وشتم (بُرا کہنے) سے ممانعت کرتے ہوئے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي! فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب في من سبّ أصحاب النّبي ﷺ، ر: ٣٨٦٢، صـ٨٧٢. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب".

أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَباً، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ!»[(۱)] "میرے کسی صحابی کو گالی مت دو (بُرا مت کہو)؛ کیونکہ کہ اگر تم اُحُد پہاڑ برابر بھی سونا خیرات کر ڈالو، تب بھی تمہارا ثواب، میرے کسی صحابی کے، ایک مُد[(۲)] یا اس کے آدھے تک بھی نہیں پہنچ سکتا!"۔

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَه!»[(۳)] "محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صحابہ کو بُرا مت کہو؛ کیونکہ ان کے عَمل کا ایک لمحہ، تمہارے عمر بھر کے اعمال سے بہتر ہے!"۔

ایک اَور روایت میں ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إنّ اللهَ اختارَنِي واختارَ لي أصْحابِي، فَجَعَلَ لي منهمْ وُزَراءَ وأصهاراً وأنصاراً،

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ۱۱۶۰۸، ۱۸/ ۱۵۲. و"صحيح البخاري" كتاب أصحاب النّبي صلى الله تعالى عليه وسلم، باب، ر: ۳۶۷۳، صـ٦١٧. و"صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سبّ الصحابة رضي الله تعالى عنهم، ر: ٦٤٨٧، صـ١١١٣.

(۲) "مُد": پُرانے زمانے کا ایک پیمانہ۔ موجودہ زمانے کے رائج پیمانوں کے مطابق، ایک محتاط اندازے کے حساب سے، اس کا وزن تقریباً 839.808 گرام کے برابر ہے۔[حضرت علّامہ مفتی محمد صالح صاحب، شیخ الحدیث مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف]

(۳) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الفضائل، ما ذكر في الكف عن أصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ر: ۳۲٤۱٥، ٦/ ٤٠٥. و"فضائل الصّحابة" للإمام أحمد، ر: ١٥، ١/ ٥٧. و"سنن ابن ماجه" افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، فضل أهل بدر، ر: ١٦٢، ١/ ٥٧. هذا إسنادٌ صحيح، رجالُه ثِقات.

فَمَن سَبَّهُمْ فعَلَيه لَعْنَةُ الله والمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِين! لَا يَقْبَلُ اللهُ منهُ صَرفاً وَلَا عَدلاً!»[1] "اللہ تعالی نے مجھے منتخب فرمایا، اور میرے لیے میرے اصحاب کا انتخاب فرمایا، اور ان میں میرے لیے وزراء، سُسرالی رشتہ دار اور مددگار بنائے، توجوانہیں گالی دے (بُرا کہے)، اُس پر اللہ تعالی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے! اللہ تعالی اس سے نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا، نہ کوئی نفل!" ع

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی اُن سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام[2]

برادرانِ اسلام! حضراتِ شیخین کریمین، یعنی سیّدُنا ابو بکر وعمر اور سیّدُنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالی عنہم، یہ سب نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سُسرالی رشتہ دار ہیں، انہیں برا کہنے یا گالی دینے والے پر، اللہ ورسول سمیت کُل کائنات کی لعنت ہے، رافضی، تفضیلی شیعہ حضرات، مذکورہ بالا فرمانِ رسول کی روشنی میں، اپنے طرزِ عمل اور عقائد ونظریات پر خوب غَور وفکر کرکے اپنی اصلاح کی کوشش کریں، اور ان حضراتِ مقدّسہ پر سبّ وشتم (گالی گلوچ) سے باز آئیں!۔

میرے محترم بھائیو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ آجکل صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی شان میں گستاخیوں کا سلسلہ بڑی تیزی سے بڑھتا جارہا ہے! رَافضی وناصبی

---

(١) "السُنّة" باب في ذكر الرافضة أذلّهم الله، ر: ١٠٠٠، الجزء ٢، صـ٤٨٣.
و"مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ذكر عويم بن ساعدة، ر: ٦٦٥٦، ٣/ ٧٣٢. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد ولم يخرجاه". [وقال الذهبي:] "صحيح".

(٢) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، ۲۲۷ـ

سوچ کے حامل بعض افراد، حضرات صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے مابین اجتہادی نَوعیت کے حامل چند ایشوز (Issues) کو بنیاد بنا کر، ان مقدّس ہستیوں کی توہین وتنقیص کے مرتکِب ہو رہے ہیں، اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں، حالانکہ نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی ان حضرات صحابہ کو مؤمن قرار دیا، حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ، فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ، يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ!»[1] "میری اُمّت دو جماعتوں میں تقسیم ہو جائی گی، اور ان میں ایک گروہ نکلے گا، جو جماعت اس گروہ کو قتل کرے گی، وہ حق کے زیادہ قریب ہو گی!" (اور فریقِ ثانی بھی باطل نہیں، بلکہ مغفور ہے)۔

اس حدیث پاک کی شرح میں امام نَوَوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حق پر تھے، اور حضرت مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گروہ نے اجتہادی تاویل کے ساتھ اُن پر بغاوت کی تھی۔ اسی حدیث پاک میں یہ صراحت بھی ہے، کہ دونوں گروہ مؤمن ہیں، اور اس جِدال وقِتال کے سبب، وہ لوگ ایمان سے خارج نہیں ہوئے، نہ فاسق ہوئے، یہی ہمارا اور ہمارے مُوافقین کا مذہب ہے"[2]۔

مُشاجراتِ صحابہ سے متعلق اہلِ سنّت کا عقیدہ

عزیزانِ محترم! اہلِ سنّت وجماعت کے نزدیک تمام صحابہ عادِل، جنّتی اور واجب الاحترام ہیں، اجتہادی اختلافِ رائے کی بنیاد پر ان کے باہمی مُشاجَرات

---

(١) "صحیح مسلم" کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتهم، ر: ٢٤٥٩، صـ٤٣٢.

(٢) "شرح صحیح مسلم" کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتهم، ر: ٢٤٥٩، ٧/١٦٨.

واختلافات پر، کسی کو لَب کشائی کرکے، ان کی شان میں ہرزہ سرائی یا بے اَدبی کی ہرگز اجازت نہیں! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت وباہمی اختلافات کے بارے میں، مسلک حق اہلِ سنّت وجماعت کے چند اکابر کے اَقوال ملاحظہ فرمائیں:

(۱) امام ابو الحسن اَشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھتے ہیں! اور ان کے درمیان ہونے والے اختلافات کے بارے میں، اپنی زبان بند رکھتے ہیں!"[1]۔

(۲) علّامہ شہاب الدین خفاجی، عدالتِ صحابہ سے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ "تمام صحابہ عادِل ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ «خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِی، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمْ، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمْ»[2] "تمام زمانوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان کا زمانہ جنہوں نے مجھے دیکھا، پھر ان کا زمانہ جنہوں نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا"۔ اسی سبب سے امام الحرمین (ابو المعالی عبد الملک بن امام ابو محمد عبد اللہ بن یوسف جُوینی شافعی رحمۃ اللہ علیہم) نے چھوٹے بڑے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت پر اِجماع واتفاق نقل فرمایا"[3]۔

(۳) امام عبد الوہّاب شَعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ صحابہ سے متعلق، عقیدۂ اہلِ سنّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اس بات کا اعتقاد رکھنا واجب ہے، کہ صحابۂ کرام عند اللہ

---

(١) "الإبانة عن أصول الدِّيانة" مقدّمة المصنّف، فصل في إبانة ...إلخ، صـ١٠.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الشهادات، باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد، ر: ٢٦٥٢، صـ ٤٢٩. و"صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثمّ الذين يلونهم، ثمّ الذين يلونهم، ر: ٦٤٦٩، صـ١١١٠.

(٣) "نسيم الرياض" القسم ٢، الباب ٣، تحت قوله: في أصحابي كلّهم خير، ٤/ ٥١٩.

ماجور (اجر و ثواب کے مستحق) ہیں، اور باتفاقِ اہلِ سنّت تمام صحابہ عادِل واہلِ انصاف ہیں، چاہے وہ ان فتنوں میں مبتلا ہوئے، یا ان سے کنارہ کشی اختیار فرمائی!"[1]۔

(۴) امام ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "جان لو! کہ اہلِ سنّت وجماعت کا اس بات پر اِجماع واتفاق ہے کہ "تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کہ سارے صحابۂ کرام کو عادل جانتے ہوئے، انہیں پاک صاف جانیں! اور ان حضرات مقدّسہ پر طعنہ زَنی سے باز رہیں!"[2]۔

(۵) علّامہ عبد العزیز پُرہاروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت اس بات کے قائل ہیں، کہ حق حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہے، اور جن لوگوں نے ان سے لڑائی کی، وہ ان کی اپنی اجتہادی خطا (اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے مقابلے میں اُن کی چُوک) تھی، اور وہ بھی شرعاً معذور تھے، اور یقیناً دونوں فریق عادِل و صالح ہیں، اور احادیثِ مشہورہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی تعریف و توصیف، اور انہیں بُرا کہنے سے ممانعت والی مشہور احادیث کی بنا پر، ان میں سے کسی ایک پر بھی طعن و تشنیع جائز نہیں"[3]۔

میرے دوستو بھائیو اور بزرگو! سیّدُنا علی مرتضی ہوں یا حضرت امیر مُعاویہ، یا پھر دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، سب قابلِ عزّت واحترام ہیں، ان حضرات کے پاکیزہ دل دنیاوی مال ومتاع اور حرصِ اِقتدار سے پاک ہیں، بعض مُعاملات میں ان سے غیر اِرادی طور پر، کچھ اجتہادی لغزشیں ضرور سرزد ہوئیں، لیکن ان لغزشوں اور بھول

---

(١) "اليواقيت والجواهر" المبحث ٤٤ في بيان وجوب الكفّ ...إلخ، ٢/ ٤٤٤.

(٢) "الصواعق المحرقة" الخاتمة في بيان اعتقاد أهل السُنّة ...إلخ، ٢/ ٦٠٣.

(٣)"النبراس شرح شرح العقائد النَسَفيّة" توجيه محاربات الصحابة، صـ٣٠٧.

چُوک کو بنیاد بنا کر، ہمیں اس بات کی قطعًا اجازت نہیں، کہ ان حضراتِ مقدّسہ سے متعلق کسی بھی طرح کے نازیبا کلمات زبان پر لائیں؛ کیونکہ ایسا کرنا ہماری اپنی عاقبت برباد کرنے کے مترادِف ہے!۔

یومِ سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حالات کا تقاضا

حضراتِ ذی وقار! مسلمانانِ عالَم ہر سال ماہِ رجب المرجب میں، امیر المؤمنین سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ ولادت بڑی عقیدت واحترام سے مناتے ہیں، اس موقع پر محافلِ ذکر ونعت کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں بڑے بڑے شعلہ بیاں مقرّرین اور پروفیشنل (Professional) نعت خوانوں کو چند گھنٹوں کے لیے باقاعدہ لاکھوں روپے کی ادائیگی کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، مختلف مقامات پر نذر ونیاز کا بھی اہتمام ہوتا ہے، لیکن اس کے باوُجود ہمارے مُعاشرے میں رافضیت، تفضیلیت اَور ناصبیت کی جڑیں مزید گہری اور مضبوط ہوتی جا رہی ہیں، بدمذہبی بڑھتی جا رہی ہے، لوگ گمراہ ہو رہے ہیں، اَور اب تو نَوبت یہاں تک آپہنچی، کہ بڑے بڑے نامور علماء ومشایخ اور سادات بھی گمراہی کے اس سیلاب میں بہتے چلے جا رہے ہیں!۔

لہذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ "یومِ سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یا دیگر بزرگانِ دین کے ایّام پر، لاکھوں روپے پیشہ وَر مقرّرین، گلوکاروں، گویّوں اور میراثی نما نوٹ خوانوں پر لُٹانے کے بجائے، اہلِ سنّت وجماعت کے دینی وتعلیمی اداروں پر صَرف کریں، ان پر اِنویسٹ (Invest) کریں، اپنا سرمایہ اپنی قوم کو ایجوکیٹ (Educate) کرنے میں صَرف کریں؛ کہ اس میں صدقۂ جاریہ بھی ہے، اور قوم کی ترقی بھی!۔

عزیزانِ مَن! یہی تعلیمی ادارے صحابہ واہلِ بیتِ کرام، خصوصًا حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعلیمات کو فروغ دے رہے ہیں، جب یہ ادارے زیادہ مضبوط ہوں گے، توزیادہ مؤثرِانداز سے بزرگوں کی تعلیمات کوعام کریں گے، نیز اس کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ رافضیوں، خارجیوں اور ناصبیوں کو پسِ پردہ فنڈنگ (Funding) کرکے، مسلمانوں میں تفرِقہ بازی کوعام کرنے والے، یہود ونصاریٰ کی سازشوں کا مقابلہ کرنے میں بھی مدد ملے گی!۔

اس کے علاوہ اپنی محافل میں خطاب کے لیے صرف مُستند علمائے دین کو دعوت دیں؛ تاکہ وہ قصّے کہانیاں سناکر آپ کا وقت ضائع کرنے کے بجائے، آپ کو صحابۂ کرام واہلِ بیت کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے متعلق، اہلِ سنّت وجماعت کے مُسلَّمہ عقائد ونظریات سے آگاہی دیں، اور تیزی سے بڑھتی ہوئی رافضیت، تفضیلیت، ناصبیت، اور خارجیت کا سدِّباب کیا جاسکے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں تمام صحابۂ کرام، بالخصوص سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ پاک پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، دینِ متین کے لیے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ عطا فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت میں مزید اضافہ فرما، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے باہمی اجتہادی اختلافات پر ہمیں خاموشی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما، تمام رافضیوں، خارجیوں اور ناصبیوں کوہدایت عطا فرما، آمین یارب العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.